بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رجسٹرڈ ایل نمبر

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

فون نمبر ۲۹

یوم اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۴ رمضان ۱۳۹۹ھ ۲۹ وفا ۱۳۵۸ھش ۲۹ جولائی ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۷۱

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مَیں تو مرنے کے قریب ہو جاؤں پھر روزہ چھوڑتا ہوں

مریض اور مسافر کیلئے یہی حکم ہے کہ روزہ نہ رکھے خدا نے یہ نہیں فرمایا کہ جس کا اختیار ہو رکھ لے

ارشادِ باری تعالیٰ

اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ (البقرہ ۱۸۵)

ترجمہ:- (سو تم روزے رکھو) چند گنتی کے دن۔ اور تم میں سے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو (اسے) اور دنوں میں تعداد (پوری کرنی ہوگی)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یَتْرُكُ طَعَامَهٗ، وَشَرَابَهٗ، وَشَهْوَتَهٗ مِنْ اَجْلِیْ ، اَلصِّیَامُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا۔ (بخاری)

ترجمہ:- (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ) روزہ دار میری وجہ سے کھانا پینا اور اپنی خواہش کو چھوڑتا ہے (لہذا) روزہ میرے لئے ہے اور مَیں ہی اس کی جزا دوں گا (اور باقی) نیکیوں کا ثواب دس گنا ہوگا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے۔ دعاؤں کا مہینہ ہے۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۰۵)

"میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔" (ایضاً صفحہ ۲۰۳)

"قرآن کریم سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ یعنی مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ اس میں امر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ جس کا اختیار ہو رکھ لے جس کا اختیار ہو نہ رکھے۔ میرے خیال میں مسافر کو روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔ اور چونکہ عام طور پر اکثر لوگ رکھ لیتے ہیں اس لئے اگر کوئی تعامل سمجھ کر رکھ لے تو کوئی حرج نہیں مگر عِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ کا پھر بھی لحاظ رکھنا چاہیئے۔"

"سفر میں تکالیف اٹھا کر جو انسان روزہ رکھتا ہے تو گویا اپنے زورِ بازو سے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے۔ اس کو اطاعتِ امر سے خوش نہیں کرنا چاہتا۔ یہ غلطی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت امر اور نہی میں سچا ایمان ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۹۳-۲۹۴)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۹ وفا (جولائی) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

خاکسار کے داماد عزیزم نصیر احمد چوہدری ابن حضرت چوہدری غلام محمد صاحب مرحوم (مینیجر نصرت گرلز ہائی سکول قادیان) بغرض علاج برطانیہ گئے ہوئے ہیں۔ وہ دل کے مریض ہیں۔ اگر ڈاکٹروں نے ضروری سمجھا تو ۳۰ جولائی کو آپریشن ہوگا۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت و تندرستی اور خیر و برکت والی لمبی زندگی دے۔ آمین

سید مسعود مبارک شاہ
(نائب ناظر بیت المال خرچ)

عزیزم محمد ادریس منیر ایم۔ ایس سی متعلم قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد پر ۵ جولائی کو بعض شر پسند عناصر نے حملہ کر دیا جبکہ وہ اپنے کمرہ میں رات کے دو بجے سو رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے خاص فضل فرمایا اور باوجود شدید ضربات کے ہڈی وغیرہ ٹوٹنے سے بچ گئی۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ سے نوازے اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے اور اپنی تعلیم باحسن مکمل کرنے کی توفیق دے۔

محمد اسماعیل منیر
پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ

میری طبیعت اعصابی کمزوری کی وجہ سے خراب رہتی ہے جس کے علاج کے لئے آجکل مَیں اپنے بیٹے عزیزم ڈاکٹر اسحاق بقاپوری کے پاس آئی ہوئی ہوں۔ احباب سے درخواست ہے کہ کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

خاکسارہ
اہلیہ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری
۱۰۲۔ ڈی، ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

زکوٰۃ کی ادائیگی ہر صاحب نصاب پر فرض ہے!

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۷ رمضان ۱۳۹۹ھ
۲۹ وفا ۱۳۵۸ ہش
۲۹ جولائی ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِس دُنیا میں جنّتی زندگی اور جہنّمی زندگی کا مابہ الامتیاز

اِس میں شک نہیں کہ انسان کو اِس دُنیا میں کئے ہوئے اچھے یا بُرے اعمال کی اصل جزاء یا سزا جنّت یا دوزخ کی شکل میں اگلے جہان میں ہی ملے گی لیکن ہر انسان اپنے اچھے یا بُرے اعمال کی وجہ سے اِس دُنیا میں ہی اپنے لئے ایک قسم کی جنّت یا دوزخ خود بنا رہا ہوتا ہے۔ اِسی لئے اُخروی جہان کی جزاء یا سزا کا ایک محکم اصول یہ ہے کہ جو اِس جہان میں دوزخ میں ہے وہ اگلے جہان میں بھی دوزخ میں ہوگا اور جو اِس جہان میں جنّت میں ہے وہ اگلے جہان میں بھی جنّت میں جگہ پائے گا۔ چنانچہ جہان تک دونوں جہانوں میں ملنے والی دوزخ کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اِس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

مَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی۔

(بنی اسرائیل آیت ۷۳)

ترجمہ:۔ جو اِس دُنیا میں (روحانی طور پر) اندھا رہے گا وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا۔

اِسی طرح جہاں تک حقیقی مومنوں کو دونوں جہانوں میں ملنے والی جنّت کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۝ (الرحمٰن آیت ۴۷)

ترجمہ:۔ اور جو شخص اپنے رب کی شان سے ڈرتا ہے اُس کے لئے دو جنّتیں مقرر ہیں (دنیوی بھی اخروی بھی)

اِس امر کو کہ جنّت اور دوزخ دُنیا میں ہی شروع ہو جاتے ہیں عام لوگوں کے لئے اِس لئے سمجھنا مشکل ہوتا ہے کہ وہ دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ سے غافل ہیں اور اپنی خواہشات کی پیروی میں لگے ہوئے ہیں وہ اِس دُنیا میں عیش و آرام میں زندگی بسر کر رہے ہیں برخلاف اس کے وہ یہ بھی دیکھتے ہیں کہ جو لوگ اپنی خواہشات کے پیچھے نہیں چلتے بلکہ خدائی احکام کی پیروی کو لازم پکڑتے ہیں وہ دنیوی عیش و آرام میسّر ہونے کے باوجود اُس سے کنارہ کش ہیں اور ظاہری لحاظ سے وہ دُنیا داروں کے بالمقابل دُکھ اور تکلیف میں زندگی گزار رہے ہیں۔ بالعموم ایسے لوگوں کو محسوس یہ ہوتا ہے کہ خدا سے غافل اور خواہشات کی پیروی کرنے والے تو اِس دُنیا میں ایک طرح سے جنّت میں ہیں اور اپنی نفسانی خواہشات کو دبانے اور خدائی احکام کی پابندی کرنے والے ایک لحاظ سے اِس دُنیا میں دوزخ میں ہیں۔ ایسے لوگ حقیقتِ حال سے بے خبر ہونے کے باعث سخت دھوکے میں ہوتے ہیں۔ اُنہیں جنّت اور دوزخ کی حقیقت سے قطعاً کوئی آگاہی نہیں ہوتی۔ دُنیا کے جس عیش و آرام کو وہ جنّت سمجھ رہے ہوتے ہیں وہ بجائے خود ایک طرح کا دوزخ ہوتا ہے اور جن مشکلات و مصائب اور تنگیوں کو وہ دوزخ کا قائمقام سمجھ رہے ہوتے ہیں وہ اپنی مخفی راحتوں کی وجہ سے اپنی ذات میں جنّت سے کسی طرح کم نہیں ہوتیں۔ انسان کو دُنیا میں ہی جو جنّت یا دوزخ ملتی ہے اُس کی نوعیت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختصر لیکن نہایت ہی جامع اور بلیغ انداز میں واضح فرمایا ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے:۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ، وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ"۔

(مسلم کتاب الجنۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ خواہشات سے گھری ہوئی ہے اور جنّت مشکلات سے یعنی دوزخ کے اِرد گرد خواہشات کی پھلواڑی ہے اور جنّت کے اِرد گرد مشکلات و مصائب کا خارزار ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ اِس دُنیا میں اپنی خواہشات کی پیروی اختیار کر کے بظاہر عیش و آرام سے زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں ایک طرف ان کی نفسانی خواہشات ان کو فسق و فجور پر اُبھار رہی ہوتی ہیں اور دوسری طرف ان کے بے جا اسراف اور بے راہ روی پر ان کا ضمیر انہیں ملامت کر رہا ہوتا ہے۔ ان کے دل کے اندر بے جا آرزوؤں کی آگ بھڑکنے اور ضمیر کی خلش کی وجہ سے در پردہ ان کی بے چینی و اضطراب میں اضافہ ہو رہا ہوتا ہے۔ دُنیا والوں کو یہی نظر آتا ہے کہ انہیں ہر طرح کا عیش و آرام میسّر ہے لیکن ان کے دل کی حالت اُس دوزخ سے کم نہیں ہوتی جس کے اِرد گرد مادی آسائشوں کی پھلواڑی لگی ہوئی ہو۔ ان کے دلوں کے اندر سلگنے والی یہ آگ ایک طرح کی نارِ جہنّم یعنی حطمہ ہی ہوتی ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْـِٕدَةِ ۝ اِنَّهَا عَلَیْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝

(الھمزۃ آیات ۶ تا ۹)

ترجمہ:۔ اور (اے مخاطب!) تجھے کیا معلوم ہے کہ یہ حطمہ کیا شئی ہے؟ یہ (حطمہ) اللہ کی خوب بھڑکائی ہوئی آگ ہے جو دلوں کے اندر تک جا پہنچے گی۔ پھر وہ آگ سب طرف سے بند کر دی جائے گی تاکہ اُس کی گرمی اُن کو اور بھی زیادہ تکلیف دہ محسوس ہو۔

اِس کے بالمقابل خدا تعالیٰ کے احکام کی پیروی کرنے والے اور تعلق باللہ میں ترقی کرنے والے دُنیا کی آسائشوں سے از خود دستکش ہونے کے باوجود ظاہری مشکلات میں بھی دم نقد بہشت میں ہوتے ہیں کیونکہ وہ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ۝ (الرعد آیت ۲۹) کے مطابق اطمینانِ قلب کی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں۔ اور قربِ الٰہی کی نعمتِ لازوال کی وجہ سے انہیں اِسی دُنیا میں ہر دم یہ بشارت مل رہی ہوتی ہے:۔

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىِٕنَّةُ ۝ ارْجِعِیْۤ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ۝ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ۝ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۝

(الفجر آیات ۲۸ تا ۳۱)

ماحصل اِن جملہ آیات کا یہ ہے کہ اگلے جہان میں جہنّم ان لوگوں کا ہی ٹھکانہ ہوگا جو خدا تعالیٰ سے دُوری اختیار کر کے اور اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کر کے اس جہان میں جہنّمی زندگی گزار رہے ہوں گے اور اگلے جہان میں جنّت اُنہی کو ملے گی جو مخالفتِ نفس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی محبّت اور اطاعت میں فنا ہو کر اِس جہان میں ہی پہلے سے دم نقد بہشت میں ہوں گے۔ اور یہ کہ یہ مخالفتِ نفس نیز محبّت بھری یاد و اطاعتِ الٰہی میں فنا کی یہ کیفیت جسے بہشتی زندگی سے تعبیر کیا جاتا ہے کامل معرفتِ الٰہی کے نتیجہ میں انسان کو میسّر آتی ہے۔ اِسی لئے امام آخر الزمان سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِس دُنیا میں بہشتی زندگی اور جہنّمی زندگی کی حقیقت اور ان کے مابہ الامتیاز کو واضح کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"یہ سچی بات ہے کہ گناہ سے بچنا اور خدا تعالیٰ کی محبّت میں محو ہو جانا انسان کے لئے ایک عظیم الشان مقصود ہے اور یہی وہ راحتِ حقیقی ہے جس کو ہم بہشتی زندگی سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ تمام خواہشیں جو خدا کی رضامندی کے مخالف ہیں دوزخ کی آگ ہیں اور ان خواہشوں کی پیروی میں زندگی بسر کرنا ایک جہنّمی زندگی ہے۔ مگر اِس جگہ سوال یہ ہے کہ اِس جہنّمی زندگی سے نجات کیونکر حاصل ہو۔ اِس کے جواب میں جو علم خدا نے مجھے دیا ہے وہ یہی ہے کہ اِس آتش خانہ سے نجات ایسی معرفتِ الٰہی پر موقوف ہے جو حقیقی اور کامل ہو کیونکہ نفسانی جذبات جو اپنی طرف کھینچ رہے ہیں وہ ایک کامل درجہ کا سیلاب ہے جو ایمان کو تباہ کرنے کے لئے بڑے زور سے بہہ رہا ہے اور کامل کا تدارک بجز کامل کے غیر ممکن ہے۔ پس اِسی وجہ سے نجات حاصل کرنے کے لئے ایک کامل معرفت کی ضرورت ہے۔"

(لیکچر لاہور ص ۲ طبع سوم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین الاقوامی روحانی ابتری کو بے نقاب کرنیوالا اہم واقعہ

امریکی سکائی لیب کا عذاب اور بے چینی و اضطراب کی عالمی لہر

مسعود احمد دہلوی

(۲)

ذہنی اضطراب کا ہولناک عذاب

اقوام عالم بنی نوع انسان کے سروں پر منڈلانے والی اس بلائے ناگہانی سے بے خبر اپنی سیاست گری، چھوٹی قوموں پر سیاسی اور اقتصادی بالادستی، اکھاڑ پچھاڑ ظلم و تعدی، خدا تعالیٰ سے کھلی بغاوت اور اخلاقی بے راہ روی کی پرانی روش پر گامزن تھیں۔ کہ جولائی ۱۹۷۹ء کے اوائل میں خلائی تحقیقات کے امریکی مرکز (جسے سکائی لیب کی زمین کی طرف حرکت کی پل پل کی خبر تھی) کی ایک اطلاع نے انہیں چونکا کر رکھ دیا۔ اطلاع یہ تھی کہ ۷۸ ٹن وزنی دیوپیکر خلائی تجربہ گاہ جو مئی ۱۹۷۳ء میں خلا میں بھیجی گئی تھی بلائے بے درماں کی طرح تیزی سے زمین کی طرف آرہی ہے۔ اگرچہ زمین کے گرد فضائی کرہ میں داخل ہونے کے بعد اس کا دو تہائی حصّہ جل جائے گا تاہم اس کا ایک تہائی حصّہ چھوٹے بڑے ٹکڑوں کی شکل میں جولائی کے وسط تک زمین کے مختلف حصوں سے آٹکرائے گا۔ بعض ٹکڑے اس کے کئی ٹن وزن کے ہوں گے اور ان کے آباد علاقوں پر گرنے سے تباہی پھیل سکتی ہے۔ مختلف ممالک احتیاطی تدابیر عمل میں لاکر اپنے ہاں بچاؤ کا مناسب انتظام کرلیں۔ آسمان سے نازل ہونے والی اس بلائے ناگہانی و بے درماں کا درماں ہو بھی کیا سکتا تھا۔ اس اطلاع سے کُل اقوام عالم میں بے چینی و اضطراب اور سراسیمگی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ جس میں نت نئی اطلاعات اور ممکنہ تباہی کی تفصیلات کے شائع اور نشر ہونے سے روز بروز اضافہ ہوتا چلا گیا۔ اور پوری نوع انسانی ذہنی اضطراب کے ایک ہولناک عذاب میں مبتلا ہوئے بغیر نہ رہی اور ہر کسی کی آنکھوں کے سامنے تباہی و بربادی اور موت کا منظر گھومنے لگا۔ اور وہ مادہ پرست اقوام اور ان کے اپنی رنگ رلیوں میں غرق افراد جنہیں کبھی بھول کر بھی خدا یاد نہ آیا تھا لگے خدا کو پکارنے اور اس عذاب سے بچنے کے لئے اس کے حضور میں گڑگڑانے۔

خدا ہی اس عذاب سے بچا سکتا ہے

دہریت اور شرک کی دلدادہ وہ کونسی قوم تھی جس نے اس اضطراب اور سراسیمگی کے عالم میں اس امر کا اعتراف نہیں کیا کہ اس عذاب الٰہی سے خدا ہی بچا سکتا ہے بھارت کے صدر مملکت مسٹر نیلم سنجیوا ریڈی نے اس موقعہ پر جو کچھ کہا اس سے پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ذہنی اضطراب اور سراسیمگی کی کیفیت کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔ چنانچہ رائٹر کے حوالہ سے حسب ذیل خبر دنیا بھر کے اخبارات میں شائع ہوئی۔

"نئی دہلی ۸ جولائی (اے پ، رائٹر) بھارت کے صدر مسٹر نیلم سنجیوا ریڈی نے کہا ہے کہ سکائی لیب کے عذاب سے صرف خدا ہی عوام کو بچا سکتا ہے۔ حیدرآباد میں ایک تقریب میں خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سکائی لیب کا مقصد انسانی کے علم میں اضافہ کرنا اور اسے حقیقی مسرّت فراہم کرنا تھا۔ لیکن یہ خود ہی انسانیت کے لئے بہت بڑا خطرہ بن گئی ہے۔ اس وقت سائنسدان بھی یہ بتانے سے قاصر ہیں کہ یہ عذاب کس مقام اور کس وقت اور کس حصہ زمین پر نازل ہوگا۔ اب لوگوں کی زندگی کا انحصار ان کی قسمت پر ہے۔ اور صرف خدا ہی آسمان سے گرنے والی اس آفت سے انہیں بچا سکتا ہے۔" (روزنامہ مشرق لاہور ۹ جولائی ۱۹۷۹ء صفحہ اوّل)

خوف زدہ عوام کا ردِ عمل

پورے ہندوستان (بھارت) پر سکائی لیب کے آسمانی عذاب کا ایسا خوف طاری ہوا کہ لوگوں نے مندروں میں جمع ہو ہو کر اور بھجن گا گا کر بھگوان سے یہ پرارتھنا باقاعدگی سے شروع کردی کہ وہ اپنی مخلوق پر رحم کرے۔ اور مذہبی تنظیم "سائیں تھ انڈیا بھجن سماج" نے لوگوں میں وسیع پیمانے پر یہ اعلان کرایا کہ صرف خدا کا رحم ہی انسانوں کو اس ہولناک انجام سے بچا سکتا ہے۔ یوگیوں اور سادھوؤں نے جنگلوں میں اس غرض سے تپسیا شروع کردی کہ سکائی لیب فضا میں ہی بھسم ہو جائے۔ اور زمین سے نہ ٹکرائے۔ (پاکستان ٹائمز ۸ جولائی ۱۹۷۹ء ص۱۲)

ایک بھارت پر ہی کیا منحصر ہے دنیا کے قریباً ہر ملک میں خوف و ہراس چھایا رہا۔ اور چونکہ یہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ سکائی لیب ۱۰ جولائی سے ۱۸ جولائی تک کسی وقت بھی زمین پر گر سکتی ہے۔ اس لئے ۱۰ جولائی کے بعد تو ہر ملک اور ہر قوم کے افراد میں خوف و ہراس کی کیفیت فزوں سے فزوں تر ہوتی چلی گئی۔ فلپائن میں اس افواہ سے کہ سکائی لیب فلپائن میں گرنے والی ہے لوگوں پر ایسی دہشت طاری ہوئی کہ لوگ دیوانوں کی طرح بدحواس ہو ہو گئے اور لگے خدا کو پکارنے اور اس کے حضور گڑگڑانے۔ ایک ۵۰ سالہ شخص کی حالت تو اس قدر غیر ہوئی کہ وہ "سکائی لیب گر رہی ہے سکائی لیب گر رہی ہے" چلاتا ہوا دل کا دورہ پڑنے سے اس دنیا سے ہی چل بسا۔ حکومت کو بار بار یہ اعلانات نشر کرنا پڑے کہ فلپائن میں سکائی لیب گرنے کا کوئی خطرہ نہیں۔ (مشرق ۱۲ جولائی ۱۹۷۹ء) اور بالآخر جب یہ اعلان کردیا گیا کہ سکائی لیب ۱۲ جولائی کی رات کو بارہ بجے زمین پر گرے گی۔ تو پوری دنیا میں جو لوگوں کی حالت ہوئی اس کی تفصیل اخبارات میں آچکی ہے۔ اس روز دنیا بھر میں ہوائی سروسیں معطل کر دی گئیں۔ دنیا بھر کے شہروں میں بازار سنسان ہو گئے۔ لوگ اپنے گھروں میں دبک گئے یا مندروں، گرجا گھروں اور مساجد میں جمع ہو کر اے خدا رحم کر۔ اے خدا رحم کر۔ پکارتے رہے۔ الغرض خدا سے برگشتہ اس دنیا کے مادہ پرست انسانوں نے اس روز اس قدر خدا کو یاد کیا اور پکارا کہ ساری زندگی میں انہوں نے خدا کو اتنا یاد کیا اور پکارا نہیں تھا۔ پورے کرۂ ارض پر جہاں جہاں بھی انسان آباد ہے یہ نظارہ آنکھوں کے سامنے آگیا ہے

اُس گھڑی شیطاں بھی ہوگا سجدہ کرنے کو کھڑا
دل میں یہ رکھ کر کہ حکمِ سجدہ ہو پھر ایک بار

اور عذاب ٹل جانے کے بعد

بالآخر جب دنیا بھر کے ریڈیو سٹیشنوں نے یہ اعلان نشر کیا کہ سکائی لیب ۱۲ جولائی کو پاکستانی وقت کے مطابق سوا نو بجے شب فضائی کرہ میں داخل ہونے اور رگڑ سے اس کا دو تہائی حصہ جل جانے کے بعد بحر ہند کے جنوبی حصہ میں گر گیا ہے۔ اور یہ کہ اس کے کچھ ٹکڑے آسٹریلیا کے صحرائی علاقے پر گرے ہیں اور اس کے گرنے سے کوئی جانی یا مالی نقصان نہیں ہوا ہے تو دنیا نے اطمینان کا سانس لیا۔ اور لوگ پھر ہو گئے مشغول اپنی رنگ رلیوں میں۔ وہ بھول گئے کہ انہوں نے کبھی خدا کو اس عذاب سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لئے پکارا تھا۔ اخبارات مسلسل کئی روز تک لوگوں کے خوف و ہراس اور سراسیمگی و اضطراب کے لطیفے چھاپتے رہے۔ گویا کہ لوگوں کے خدا کے حضور جھکنے اور رونے اور گڑگڑانے کا مذاق اڑا رہے ہوں، اور خود اپنی "حماقت" پر ہنس رہے ہوں۔ ایک لمحہ کے لئے بھی انہیں یہ خیال نہیں آیا کہ اس خدا نے جس کے حضور وہ گڑگڑا رہے تھے ان کی آہ و زاری سن کر اور اس عذاب کو اپنی قدرت کاملہ سے ٹال کر ان پر رحم فرمایا ہے۔ اور اس لئے رحم فرمایا ہے کہ لَعَلَّھُمْ یَرْجِعُوْنَ یعنی یہ کہ وہ اپنی نافرمانیوں سے باز آجائیں۔ لیکن اب حالت یہ ہے کہ نافرمانیوں سے باز آنا تو کیا وہ اب پھر نافرمانیوں میں بڑھتے ہی چلے جارہے ہیں۔ ان کی حالت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آہ و زاری کے نتیجہ میں عذاب ٹلنے کے بعد سابقہ نافرمان قوموں کی اس روش کے عین مطابق ہے کہ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْۤا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَ جَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ (الزمر آیت ۹) یعنی یہ کہ وہ اس غرض کو بھول گئے ہیں۔ جس کی خاطر انہوں نے خدا کو پکارا تھا۔ اور یہ ظلم عظیم روا رکھنے میں منہمک ہو گئے ہیں ان کی نافرمانی میں ذرہ بھر بھی تو فرق نہیں پڑا ہے بلکہ قدم آگے ہی آگے بڑھ رہے ہیں۔ اس کا انجام بجز اس کے اور کیا ہوگا کہ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۖۗ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ (الزمر آیت ۹) یعنی یہ کہ یہ لوگ اپنی ناشکری پر مصر رہ کر کچھ وقت تک اور دنیوی فائدہ اٹھالیں بالآخر انہیں آگ کے ہولناک عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا۔ اور یہ کہ فَتَمَتَّعُوْا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (الزمر آیت ۳۵) یعنی یہ اس فانی دنیا سے اور جو فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں اٹھالیں۔ یہ جلد ہی اپنے انجام کو دیکھ لیں گے۔

فیصلہ کن عذاب کا پیش خیمہ

یہ صورت حال کہ درمیانی عرصہ میں لوگوں کی آہ و زاری سنکر خدا تعالیٰ سروں پر منڈلانے والے عذاب کو ٹال دے اور لوگ خوش ہو کر اپنی روش میں تبدیلی کئے بغیر پھر نافرمانی اور ظلم و تعدی میں مصروف ہو جائیں انتہائی خطرناک ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس صورت حال کو بہت بڑے اور فیصلہ کن عذاب کا پیش خیمہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ وہ بعض سابقہ نافرمان قوموں کی اس روش کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوْا بِمَاۤ اُوْتُوْۤا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۝ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (الانعام آیات ۴۵، ۴۶)

ترجمہ: اور پھر جب وہ لوگ اس امر کو بھول گئے جو انہیں یاد دلایا جاتا تھا۔ تو ہم نے ان پر ہر ایک چیز کے دروازے کھول دیئے (یعنی عارضی عذاب ٹال کر پھر انہیں امن اور فراخی عطا کر دی) یہاں تک کہ جب وہ اس پر خوش ہو گئے جو انہیں دیا گیا تھا (اور ہمیں دوبارہ بھلا بیٹھے) تو ہم نے انہیں اچانک عذاب میں مبتلا کر دیا جس پر وہ یکدم ناامید ہو گئے پس جنہوں نے ظلم کیا تھا ان کی جڑ کاٹ دی گئی۔ (اور اس طرح آشکار ہو گیا کہ) سب تعریفوں کا اللہ ہی مستحق ہے جو سب جہانوں کا رب ہے۔

الغرض اقوام عالم اور ان کے افراد کی یہ روش کہ وہ سکائی لیب کی شکل میں رونما ہونے والے عذاب پر خدا تعالیٰ کو مدد کے لئے پکارنے اور پھر اس عذاب کے ٹل جانے کے بعد دوبارہ نافرمانی کی روش پر گامزن ہو گئے ہیں۔ اور آگے ہی آگے بڑھتے جا رہے ہیں۔ نہایت خطرناک صورت حال پر دلالت کرتی ہے کیونکہ ایسی صورت حال جو بالعموم درمیانی زمانہ میں آنے والے عارضی عذابوں اور ان کے ٹلنے کے بعد رونما ہوا کرتی ہے۔ ایک بہت بڑے اور فیصلہ کن عذاب کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔

بنی نوع انسان کے لئے آسمانی انتباہ

درمیانی زمانہ میں خبردار کرنے والے عارضی عذابوں کے بعد (جو وقفہ وقفہ سے ظاہر ہو رہے ہیں اور جن میں ایک سکائی لیب کا عذاب بھی ہے) وہ فیصلہ کن اور آخری عذاب جو ظالم اقوام کی جڑ کاٹ کر رکھ دے گا جب بھی ظاہر ہوا تو روئے زمین پر بسنے والی اقوام اور ان کے افراد یہ نہیں کہہ سکیں گے کہ انہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے پہلے کوئی وارننگ نہیں دی گئی اور انہیں خبردار نہیں کیا گیا اس لئے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والے اسلام کے بطل جلیل نے کل اقوام عالم کو نہ صرف آخری اور فیصلہ کن عذاب سے پہلے ہی خبردار کر رکھا ہے بلکہ درمیانی عذابوں کی خبر بھی دے رکھی ہے۔ چنانچہ فیصلہ کن اور آخری عذاب سے پہلے درمیانی عذابوں کا ذکر کرتے ہوئے اسلام کے اس بطل جلیل نے آج سے قریباً ۷۲ سال قبل اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر اعلان فرمایا تھا:-

"اور اس (یعنی آخری اور فیصلہ کن عذاب) کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی۔ یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی۔ اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۲۶۹ مطبوعہ ۱۹۰۷ء)

اب کون کہہ سکتا ہے کہ موجودہ درمیانی زمانہ میں مختلف آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا نہیں ہو رہیں۔ یقیناً سکائی لیب کا عذاب بھی انہیں عارضی عذابوں میں سے ایک عذاب تھا۔ جس نے پورے کرہ ارض میں بے چینی اور اضطراب کی ایک لہر دوڑا دی۔ اور ہر قوم اور ہر ملک کے افراد کیا چھوٹے اور کیا بڑے سب یک زبان ہو کر پکار اٹھے کہ "یہ کیا ہونے والا ہے" عالمگیر ذہنی اضطراب کی شکل میں ظاہر ہونے والے اس ہولناک عذاب کے ٹل جانے کے بعد اقوام عالم جس طرح غفلت اور نافرمانی کی سابقہ روش کی طرف لوٹ گئی ہیں اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنی حالت سے خود آخری فیصلہ کن عذاب کو دعوت دے رہی ہیں۔ وہ کب رونما ہوتا ہے۔ یہ خدا کو ہی معلوم ہے۔ البتہ اگر اقوام عالم نے اپنی روش نہ بدلی اور وہ کھلی نافرمانیوں سے باز آکر خدا کی طرف واپس نہ آئیں تو پھر وہ آخری اور فیصلہ کن عذاب آکر رہے گا۔ کیونکہ خدا کی طرف سے آنے والے اسلام کے بطل جلیل نے اس سے بھی اقوام عالم کو پہلے ہی خبردار کر رکھا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:-

"وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نمونہ دیکھے گی۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا وَ مَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا۔ اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے۔ اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۲۶۹ مطبوعہ ۱۹۰۷ء)

ہمدردیٔ خلائق

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"میں دیکھتا ہوں کہ بہت سے ہیں جن کو اپنے بھائیوں کی نسبت کچھ بھی ہمدردی نہیں مشکلات کے وقت اپنے اوقات مال طاقت کو دوسرے کے لئے خرچ نہیں کرتے۔ اگر کوئی بھائی بھوکا مرتا ہو تو دوسرا کچھ بھی توجہ نہیں کرتا اور اس کی خبرگیری کے لئے تیار نہیں ہوتا...... ہر شخص کو ہر روز مطالعہ کرنا چاہیئے کہ وہ کہاں تک ان امور کی برداشت کرتا ہے۔ اس کا بڑا بھاری مطالعہ انسان کے ذمہ ہے۔"

(تقریر ۱۹۰۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ زندگی خسارہ کا سودا نہیں ہے بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا ضروری ارشاد

"انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرے میں نے بعض اخبارات میں پڑھا ہے کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی آریہ سماج کیلئے وقف کر دی ہے اور فلاں پادری نے اپنی عمر مشن کو دے دی ہے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ کیوں مسلمان اسلام کی خدمت کے لئے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف نہیں کر دیتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ پر نظر کر کے دیکھیں تو ان کو معلوم ہو کہ کس طرح اسلام کی زندگی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں۔ یاد رکھو یہ خسارہ کا سودا نہیں ہے بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے۔ کاش مسلمانوں کو معلوم ہوتا اور اس تجارت کے مفاد اور منافع پر ان کو اطلاع ملتی جو خدا کے لئے اس کے دین کی خاطر زندگی وقف کرتا ہے کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ اس للّٰہی وقف کا اجر ان کا رب دینے والا ہے۔ یہ وقف ہر قسم کے ہموم و غموم سے نجات اور رہائی بخشنے والا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صہ ۹۸-۹۹)

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اور عہدیداران جماعت کا فرض

فریضہ زکوٰۃ اسلام کا وہ اہم رکن ہے جس کے بغیر ایک مسلمان کا ایمان مکمل نہیں ہوتا قرآن پاک میں جہاں بھی اقیموا الصلوٰۃ کا حکم آیا ہے وہاں ساتھ ہی اتوا الزکوٰۃ کا ارشاد بھی صادر ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ احمدی احباب کی غالب اکثریت اس حکم پر عمل پیرا ہے اور بہت سے دوست بغیر کسی تحریک کے اپنی واجب الادا زکوٰۃ باقاعدگی سے ادا فرما رہے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء لیکن جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے جماعت میں ایسے کئی احباب موجود ہیں جن پر زکوٰۃ واجب ہے مگر ادا نہیں کر رہے ممکن ہے مسائل کی لاعلمی کے باعث ان سے سستی ہو جاتی ہے۔

عہدیداران جماعت سے التماس ہے کہ گاہے گاہے فریضہ زکوٰۃ کی ادائیگی کی تحریک فرماتے رہا کریں اور جن احباب کے متعلق علم ہو کہ ان پر زکوٰۃ واجب ہے انہیں اس طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دلائیں اور ان سے زکوٰۃ وصول کرنے کا انتظام فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی و کوشش میں برکت دے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

حقیقی انصار اللہ بننے کا طریق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز انصار اللہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"حقیقی انصار اللہ بننے کا طریق یہ ہے کہ ہم مشکلات اور مصائب اور مخالفتوں سے بے پروا ہو کر دین کی خدمت کریں۔ ...... اس ایثار کو اپنی زندگیوں میں قائم رکھتے چلے جانا ہمارا اوّلین فرض ہے تاکہ خدا تعالیٰ کی نصرت جسے ہم بارش کی طرح برستے دیکھ رہے ہیں ہمیشہ ہمارے شامل حال رہے"

انصار بھائیوں کے لئے خدمتِ دین کی خاطر تحریک جدید کا میدان کھلا ہے۔ اپنے ہر ممکن تعاون سے اس کے مالی جہاد کو مضبوط تر کریں اور یہ جذبہ آئندہ نسل میں بھی پیدا کریں تاکہ ہم اپنی زندگیوں میں غلبۂ اسلام کا سنہری دن دیکھ لیں۔ آمین۔

قائد تحریک جدید
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

درخواستِ دُعائے خاص

(محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

احبابِ جماعت کے تعاون اور اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے فضل عمر ہسپتال میں مستحق و غریب مریضوں کا علاج عطیہ جات کی رقوم سے ہو رہا ہے۔ افسوس ہے کہ متعلقہ کارکن جو مستحق حضرات کی فہرست تیار کرتا تھا چار ماہ سے لمبی رخصت پر ہے لہذا مستحق حضرات کے نام بغرض دعا الفضل میں شائع نہیں ہو سکے مگر خاکسار اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ان سب مستحق حضرات کے لئے التزام سے روزانہ عاجزانہ دعا کرتا ہے لہذا خاکسار جماعت کے جملہ احباب کی خدمت میں عاجزانہ عرض کرتا ہے کہ وہ ان سب دوستوں بہنوں اور بھائیوں کے لئے جو صدقات کی رقوم بھجواتے ہیں روزانہ التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ان کی پریشانیوں، تکلیفوں اور بیماریوں کو دور فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

اغلباً الفضل میں نام شائع نہ ہونے کی وجہ سے صدقات کی رقوم تین ماہ سے بہت کم آ رہی ہیں اور اس طرح ڈر ہے کہ یہ کارِ خیر بند نہ کرنا پڑے۔ لہذا خاکسار احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ رقوم صدقات کی اپنے مستحق اور غریب مریضوں کے علاج کے لئے ارسال فرماتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ جو علام الغیوب ہے وہ جانتا ہے کہ کس کس نے اس کارِ خیر میں حصہ لیا ہے اور وہ خود ہی اپنے ایسے بندوں کے لئے رجوع برحمت ہوتا ہے۔ پس دوست اس بات کا خیال نہ کریں کہ ان کے نام کسی مجبوری کی وجہ سے الفضل میں شائع نہیں ہو سکے تو وہ صدقات کیوں بھجوائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم سب کو اس نہایت اہم کارِ خیر میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری حقیر کوششوں کا بہترین اجر عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

آپ بھی ان نیکیوں میں شمولیت فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"وقفِ جدید کا قیام میں سمجھتا ہوں اس لئے کیا گیا تھا کہ ایک مسلمان کا جو کم سے کم معیار ہے اس کو قائم رکھا جا سکے ..... دعاؤں کی عادت خدائے واحد و یگانہ پر کامل توکل، اسلام کا فدائی ہونا، نوع انسانی کی خدمت کی تڑپ دل میں پیدا ہونا اور اسی طرح کسی انسان کی جسمانی یا اخلاقی یا روحانی تکلیف کا ناقابلِ برداشت ہو جانا۔ اصل چیز ہے"

آپ بھی وقفِ جدید کے مالی جہاد میں حصہ لے کر ان نیکیوں میں شمولیت فرمائیں۔

(ناظم مال وقفِ جدید۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

میری پیاری والدہ محترمہ بلقیس بیگم اہلیہ محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ٹیلیفون مینز ٹونڈ بیت الشریف دار الصدر ربوہ مورخہ ۲۱ جون ۱۹۷۹ء کو لاہور میں انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کی عمر ۶۹ سال تھی۔ بہت صالح، نیک اور پنج وقتہ نماز اور تہجد کی پابند تھیں۔ مرحومہ ٹھیکیدار محمد چراغ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام علی وال ننگر وال ضلع گورداسپور کی نواسی تھیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے

(نجمہ حیدر اہلیہ علی حیدر مربی سلسلہ احمدیہ۔ کراچی)

درخواست دعا

خاکسار عرصہ ایک ماہ سے بخار اور مختلف بیماریوں میں مبتلا ہے۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحتِ کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

(عبد اللطیف ابوروی۔ دولیاں جٹاں آزاد کشمیر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تعمیر مساجد صدقہ جاریہ ہے

عرصہ ۱۶ رمارچ تا ۳۱ رمارچ ۱۹۷۹ء میں مساجد فنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین جنہوں نے دس روپے یا اس سے زائد رقم ادا فرمائی ہے ان کے اسماء گرامی بغرض دعا درج ذیل ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

۱۔ مکرم شیخ نور الحق صاحب دار البرکات ربوہ — ۵۰
۲۔ محترمہ عزیزہ اعظم صاحبہ C/o حسن محمد خان صاحب عارف ربوہ — ۲۰
۳۔ ” والدہ سردار حفاظت احمد صاحب سمن آباد لاہور — ۲۰۰
۴۔ مکرم شیخ نور احمد صاحب شکارپور سندھ — ۲۰
۵۔ محترمہ ناہید کوثر صاحبہ عقبولہ ضلع ساہیوال — ۱۰
۶۔ ” زینب بی بی صاحبہ سیالکوٹ شہر — ۳۰۰
۷۔ مکرم حکیم سید پیر احمد صاحب مرحوم ” ” — ۱۰
۸۔ ” چوہدری نذیر احمد صاحب ” ” — ۲۰
۹۔ ” میاں عبد الحئی صاحب صراف ” ” — ۱۰۰
۱۰۔ ” رحمت علی صاحب کریم نگر ضلع تھرپارکر سندھ — ۱۰
۱۱۔ ” رحمت علی صاحب ظفر ” ” — ۱۴
۱۲۔ ” منشی محمد صادق صاحب ” ” — ۱۰
۱۳۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری داؤد احمد صاحب گلبرگ لاہور — ۲۰۰
۱۴۔ مکرم پیر انوار الدین صاحب راولپنڈی — ۵۰۰
۱۵۔ جماعت احمدیہ ” — ۱۸
۱۶۔ ” ” چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر — ۱۴—۴۳
۱۷۔ ” ” کوئٹہ۔ بلوچستان — ۱۶۱
۱۸۔ مکرم منشی برکت اللہ صاحب محمد آباد اسٹیٹ سندھ — ۵۰
۱۹۔ ” عبد الرحمٰن صاحب نصیرہ ضلع گجرات — ۲۱
۲۰۔ جماعت احمدیہ ملتان — ۲۲—۵۰
۲۱۔ ” ” نوکوٹ ضلع تھرپارکر سندھ — ۶۰
۲۲۔ مکرم مبارک احمد صاحب گوجرانوالہ — ۱۰
۲۳۔ محترمہ نصیرہ اقبال صاحبہ ” — ۱۰
۲۴۔ ” امۃ الرحمٰن بشریٰ صاحبہ ” — ۵۰
۲۵۔ مکرم عبد الرزاق صاحب میرا بھڑکا۔ آزاد کشمیر — ۱۰—۷۵
۲۶۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ ظہور الدین صاحب منگلہ ڈیم — ۱۵
۲۷۔ ” سردار بیگم صاحبہ دار البرکات۔ ربوہ — ۱۰۰
۲۸۔ مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل استاد جامعہ احمدیہ — ۲۰
۲۹۔ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ چکوال ضلع جہلم — ۵۰
۳۰۔ مکرم سید مولود احمد شاہ صاحب ابن سید داؤد مظفر شاہ صاحب ربوہ — ۱۰۰
۳۱۔ مکرمہ سیدہ ماریہ صاحبہ بنت سید مولود احمد شاہ صاحب ربوہ — ۱۰۰
۳۲۔ جماعت احمدیہ کیرانوالہ ضلع گجرات — ۴۰
۳۳۔ عزیز صداقت احمد نواسہ سردار عبد الحق شاکر واقف زندگی ربوہ — ۵۰
۳۴۔ محترمہ عطیہ مبارکہ صاحبہ دار البرکات ربوہ — ۲۰
۳۵۔ ” زینب بی بی صاحبہ اہلیہ سردار بشیر احمد صاحب دار النصر ربوہ — ۱۰
۳۶۔ جماعت احمدیہ ایبٹ آباد۔ — ۱۲۵
۳۷۔ ” ” جہلم — ۵۰
۳۸۔ مسلم جنرل سٹور۔ اوکاڑہ ضلع ساہیوال — ۵۰
۳۹۔ مکرم بشیر احمد صاحب بٹ کوٹ آغا ضلع سیالکوٹ — ۱۰

قائدین مجالس اور ناظمین اطفال سے ایک گزارش

سالانہ مرکزی امتحانات ماہ مئی میں ہو چکے ہیں۔ ابھی تک بعض مجالس کی طرف سے حل شدہ پرچہ جات وصول نہیں ہوئے۔ آپ سے گزارش ہے کہ حل شدہ پرچہ جات جلد از جلد مرکز میں ارسال فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

ملازمت ملنے کی خوشی میں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے مطابق کہ:۔

”ملازم ہونے پر پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ تعمیر مساجد کے فنڈ میں پیش کر دیں۔“

چنانچہ محترمہ نسیم اختر صاحبہ سکنہ سکیم ۱ کوٹ عبد المالک شیخوپورہ روڈ لاہور نے ملازمت ملنے پر مبلغ یک صد روپیہ تعمیر مساجد کے لئے ارسال کرتے ہوئے قارئین الفضل سے دعا کی درخواست کی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محترمہ موصوفہ کی اس ملازمت کو خود ان کے اور اسلام کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنا دے۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

اطفال و ناصرات اپنے مقالے جلد بھجوائیں۔

اطفال و ناصرات کے انعامی مقابلہ مضمون نویسی بعنوان ”سیرت حضرت ابوبکر صدیق رضؓ“ کے مقالہ جات کے مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۱ رجولائی ہے۔ اس لئے تمام اطفال و ناصرات سے درخواست ہے کہ اپنے مقالے جلد مکمل کر کے ”سیکرٹری اشاعت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ — ایوان محمود ربوہ“ کے ایڈریس پر بھجوائیں۔ شکریہ

سیکرٹری اشاعت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

۴۰۔ جماعت احمدیہ چک ۱۸ بھوڑو ضلع شیخوپورہ — ۱۰
۴۱۔ محترمہ نسیم آراء بیگم صاحبہ اہلیہ پروفیسر محمد اقبال صاحب بازید خیل ضلع پشاور — ۱۲
۴۲۔ ” ثریا بیگم صاحبہ سول لائن لاہور — [illegible]
۴۳۔ ” صفیہ عالم صاحبہ زوجہ نذیر احمد صاحب ریحان ” ” — [illegible]
۴۴۔ مکرم مرزا طاہر احمد صاحب ” ” — ۱۰
۴۵۔ ” محمد اسحاق صاحب ” ” — ۱۰
۴۶۔ ” عبد الباسط خان صاحب دار الذکر لاہور — ۱۰۰
۴۷۔ ” محمود رفیق صاحب ” — ۱۰
۴۸۔ ” محمد صدیق صاحب چھاؤنی جنوبی لاہور — ۱۰
۴۹۔ ” انیس احمد صاحب دہلی گیٹ لاہور — ۲۰
۵۰۔ ” عباس احمد صاحب ” — ۲۰
۵۱۔ ” سید محمد اسلم شاہ صاحب گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ — ۲۰
۵۲۔ ” جمیل صاحب چاہ احمدیاں ضلع ملتان — ۲۰
۵۳۔ محترمہ والدہ صاحبہ پروفیسر عبد السلام صاحب جھنگ صدر — ۴،۰۵۰
۵۴۔ مکرم محمد نذیر صاحب کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ — ۵۰
۵۵۔ جماعت احمدیہ میرا بھڑکا۔ آزاد کشمیر — ۳۴—۲۵
۵۶۔ کوثر واشنگ فیکٹری ڈسکہ ضلع سیالکوٹ — ۱۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

قائدین کرام حل شدہ پرچہ جات تعلیم و اطفال جلد تر ارسال فرماویں۔ (مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ ۱۵ویں فضلِ عمرؓ درس القرآن کلاس

(از مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب انوری ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

(نوٹ:- یہ رپورٹ ۲۴ جولائی ۱۹۷۹ء کو کلاس کے اختتامی اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی گئی)

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ آج ہماری پندرھویں فضلِ عمرؓ درس القرآن کلاس ختم ہو رہی ہے۔ یہ کلاس جس کا انعقاد پہلی بار خلافتِ ثانیہ کے عہدِ مبارک میں ۱۹۶۴ء میں ہوا اس وقت سے ہر سال (سوائے ۱۹۷۴ء کے) برابر منعقد ہوتی چلی آرہی ہے۔

پہلے سال یعنی ۱۹۶۴ء میں اس کلاس میں شامل ہونے والوں کی تعداد ۷۲ تھی جس میں صرف طلبہ شامل ہوئے تھے اس کے بعد ہر سال اس کلاس کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا گیا یہاں تک کہ ۱۹۷۷ء میں شامل ہونے والوں کی کل تعداد ۱۱۱۱ تھی جس میں ۵۸۷ طلبہ اور ۵۲۴ طالبات تھیں۔ ۱۹۷۸ء میں یعنی گذشتہ سال یہ تعداد ۱۳۵۵ تک پہنچ گئی۔ اس میں ۵۲۵ طلبہ اور ۸۳۰ طالبات نے شمولیت کی۔

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تعداد ۱۵۸۳ تک پہنچ گئی ہے جس میں ۶۸۱ طلبہ اور ۹۰۲ طالبات شامل ہیں۔ ربوہ اور بیرونی جماعتوں کا مقابلہ کرتے ہوئے ربوہ سے شامل ہونے والے طلبہ کی تعداد ۲۸۲ اور طالبات کی تعداد ۵۵۱ ہے جبکہ بیرونجات سے شامل ہونے والے طلبہ کی تعداد ۳۹۹ اور طالبات کی ۳۵۱ ہے۔

کل تعداد کے اعتبار سے گذشتہ سال کے مقابلے میں اس سال ۱۵۶ طلبہ اور ۷۲ طالبات کا اضافہ ہوا ہے۔ (کل اضافہ ۲۲۸)

جماعتوں کی نمائندگی

ربوہ، کراچی، لاہور وغیرہ کی بڑی جماعتوں کو ایک ایک جماعت شمار کرتے ہوئے اس سال ۲۱۴ جماعتوں کی نمائندگی ہوئی ہے جو گذشتہ سال کی نسبت ۸۰ زیادہ ہے۔

کلاس میں شمولیت کرنے والے طلبہ وطالبات کی تعداد میں اضافہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور حضور کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کیونکہ بظاہر حالات اسکے بالکل برعکس تھے۔ کالجز میں تعطیلات ایک تو بہت کم ہوئیں پھر تاخیر سے ہوئیں اور ان کا زیادہ تر حصہ ماہِ رمضان میں آرہا ہے بلکہ بعض صوبوں میں تو کالج ابھی چند دن پہلے تک کھلے تھے۔

سیدی یہ کلاس جس میں آٹھویں جماعت سے لے کر ایم۔اے کے طلبہ شامل ہوتے ہیں حضور کی براہِ راست نگرانی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا عملی مظاہرہ ہے جس میں آپؐ نے فرمایا

خیرکم من تعلم القرآن وعلّمہ۔

یہ کم سن طلبہ وطالبات انشاءاللہ العزیز اپنے اپنے علمی ظرف کے مطابق اپنے اپنے علاقوں میں معلم القرآن بننے کا حق ادا کریں گے۔

سیدنا۔ گذشتہ سالوں میں اس کلاس میں شامل ہونے والے طلبہ کے علمی تفاوت کے باوجود ان کی تدریس مشترک ہوتی رہی ہے۔ اسی سال حضور کی اجازت سے ایک نیا تجربہ کیا گیا اور وہ یہ کہ دسویں جماعت سے کم تعلیم والے طلبہ وطالبات کی تدریس کا الگ انتظام کیا گیا۔ الگ نصاب مقرر کیا گیا اور الگ اساتذہ کی خدمات حاصل کی گئیں۔ یہ تجربہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا اس سے جہاں قلتِ مکان کا مسئلہ حل ہو گیا وہاں طلبہ کی تدریسی استعداد بھی بڑھ گئی۔

ایک اور خوشکن اضافہ یہ ہوا ہے کہ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی خواہش پر طالبات میں حُسنِ قراءت کی مشق کے لئے ایک قاری کا انتظام کیا گیا جو وقت کی مناسبت سے روزانہ آٹھ دس طالبات قرآنِ عظیم کی تلاوت کو بہتر اور احسن بنانے کی مشق کراتے رہے۔

علاوہ تدریسی پروگرام کے جو روزانہ صبح سات بجے سے ساڑھے دس بجے تک جاری رہا بارہ علمائے سلسلہ نے مختلف علمی موضوعات پر تقریریں کیں۔ اسی طرح بیرونجات سے آنیوالے طلبہ کے لئے روزانہ عصر کی نماز کے بعد ایک مجلسِ مذاکرہ منعقد کی جاتی رہی جس میں مبلغین سلسلہ نے اپنے تبلیغی تجربات بیان کئے۔ ایک صحابی نے اپنے اور ہمارے آقا کے چشم دید واقعات سُنا کر طلبہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند سے روشناس کرایا۔ اسی مجلس کی ایک تقریب میں طلبہ کو سلسلہ احمدیہ کے بعض اہم تاریخی واقعات سے متعارف کیا گیا۔ ایک دوسری تقریب میں صدر مجلس کارپرداز نے نظامِ وصیت پر روشنی ڈالی اور مختلف تقریبات میں طلبہ کے مختلف معیاروں کے لحاظ سے تقریری مقابلہ جات کرائے گئے۔ اسی قسم کی مجلسِ مذاکرہ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی زیرِ نگرانی طالبات میں بھی منعقد کی جاتی رہی۔

دو ہفتوں کی اس کلاس کے دوران طلبہ کو دو بار اور طالبات کو ایک بار بیرونِ پاکستان جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی مساعی پر مشتمل متحرک تصاویر اور سلائیڈز بھی دکھائی گئیں۔

علاوہ ان تدریسی۔ تعلیمی اور تفریحی سرگرمیوں کے ایک خاص امر کا ذکر کر کے یہ عاجز حضور کی خاص دعا کا طالب ہونا چاہتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر دو قیام گاہوں یعنی قیام گاہ طالبات اور قیام گاہ طلبہ میں روزانہ باقاعدگی سے باجماعت نمازِ تہجد کا اہتمام کیا گیا۔ طلبہ وطالبات کے لئے اپنے اپنے منتظمین و منتظمات کی طرف سے صبح سوا تین بجے بیدار کرنے کا التزام کیا گیا اور اس وقت جبکہ دنیا کے لوگ اپنی اپنی آرام گاہوں میں میٹھی نیند سو رہے ہوتے ہیں ملک کے مختلف حصوں سے آنے والے یہ کم سن احمدی بچے اور احمدی بچیاں اپنے ربّ کے حضور سجدہ ریز ہو کر عجز و نیاز کے نذرانے پیش کرتے رہے۔

حضور دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ان نوخیز بچوں اور بچیوں کو علمِ دین اور حُسنِ اخلاق کی دولت سے نوازے اور مالا مال کرے۔

اسی طرح یہ عاجز ان تمام منتظمین و منتظمات، معاونین و معاونات، اساتذہ و علمائے سلسلہ کے لئے درخواستِ دعا کرتا ہے جنہوں نے اس کلاس کو کامیاب بنانے میں اپنی علمی و جسمانی صلاحیتوں کو خدا تعالیٰ کی خاطر وقف کیا اور اپنے آرام و آسائش کی پرواہ نہ کرتے ہوئے دن رات طلبہ و طالبات کی فلاح و بہبود کے لئے خدمات سرانجام دیں۔

سیدی۔ وہ صدران محلہ جات، انصار، خدام اور اطفال بھی حضور کی خاص دعاؤں کے مستحق ہیں جنہوں نے کلاس کے مختلف تقاضوں کو پورا کرنے میں خاکسار کا ہاتھ بٹایا اور اپنی بے لوث خدمت کا حق ادا کیا۔

آخر پر یہ عاجز عرض کرتا ہے کہ حضور کا وہ پیغام جو حضور نے اسلام آباد سے طلبہ و طالبات کے لئے ارسال فرمایا ہے یعنی

قرآنِ عظیم کی حسین تعلیم پر عمل کریں۔

وہ ایک کارڈ کی شکل میں تیار ہو کر ہر طالبِ علم اور ہر طالبہ کے ہاتھ میں پہنچ چکا ہے۔ یہ ہماری خوش قسمتی و خوش بختی ہے کہ حضور بنفسِ نفیس بھی اس اختتامی تقریب میں جلوہ افروز ہیں۔ خاکسار درخواست کرتا ہے کہ حضور اپنے روح پرور ارشادات سے طلبہ کو نوازیں۔

تصحیح

الفضل ۱۸ جولائی صفحہ ۳ پر "حضرت مصلح موعودؓ کی خدمتِ قرآن" کے موضوع پر جو مضمون شائع ہوا ہے اس میں مضمون نگار کے نام کے ساتھ "ملک" کا لفظ سہواً شائع ہو گیا ہے۔ مضمون نگار کا نام صرف نذیر احمد خادم ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کو رمضان المبارک کی آمد مبارک ہو

یہ مبارک مہینہ ہمیں اپنی دینی ذمہ داریوں کا احساس دلاتا ہے، ایثار و قربانی کی ترغیب دیتا ہے اور نیکیوں میں قدم آگے بڑھانے کا سبق دیتا ہے۔

اس برکتوں والے مہینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا مال اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اس کثرت اور تیزی سے صرف فرماتے تھے جس کی مثال حدیث میں تیز ہواؤں سے دی گئی ہے۔

اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سنت پر عمل کرتے ہوئے جب آپ رمضان المبارک میں پہلے سے بڑھ کر انفاق فی سبیل اللہ کریں گے تو وقف جدید کو بھی یاد رکھیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

شکریہ احباب و درخواست دعا

اس عاجز کی پیاری امی جان کی وفات پر بزرگان سلسلہ و احباب جماعت نے خود تشریف لاکر یا بذریعہ خطوط جس رنگ میں ہمارے اس شدید غم میں ہماری دلجوئی فرمائی ہے اس سے ہم آٹھوں بہن بھائی دل سے ممنون اور ہر دم ان کیلئے دعاگو ہیں۔ امی جان کی وفات ہمارے لئے ایک ناقابل برداشت صدمہ ہے۔ یہ عاجز احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ محض للہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس صدمہ کے برداشت کرنے کی طاقت عطا فرما کر اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے، متقی اور صالح بنا دے اور ایسے اعمال بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے جو اس کی رضا کا موجب ہوں اور جن سے امی جان کے درجات بھی بلند ہوں اور اولاد کا انجام بھی بخیر ہو۔ ہمارا ایک بھائی عزیزم ملک پرویز احمد امی جان کی وفات کے وقت جرمنی میں تھا اللہ تعالیٰ اسکو دیار الوطنی میں صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ (ملک منور احمد جاوید گنج مغلپورہ۔ لاہور)

وصیت — کامل الایمان ہونے کا معیار ہے

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہشتی مقبرہ کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ:۔

"خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔" (الوصیت)

اسی ارشاد کی تشریح کرتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۷ مئی مطبوعہ الفضل مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۲۶ء میں فرماتے ہیں کہ:۔

"اگر صحیح طور پر عمل کیا جائے اور جماعت کو وصیت کی اہمیت بتائی جائے اور بتایا جائے کہ یہ خدا تعالیٰ کا قائم کردہ طریق ہے تو میں سمجھتا ہوں ہزاروں آدمی ہیں جنہیں تا حال اس طرف توجہ نہیں ہوئی۔ وصیت کے ذریعہ اپنے ایمان کامل کر کے دکھائیں گے۔"

پھر اسی خطبہ میں آگے چل کر فرماتے ہیں:۔

"دوسرے اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وصیت کی تحریک خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اس کے ساتھ بہت سے انعامات وابستہ ہیں ابھی تک جنہوں نے وصیت نہ کی ہو وہ کر کے اپنے ایمان کے کامل ہونے کا ثبوت دیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے جو شخص وصیت نہیں کرتا مجھے اس کے ایمان میں شبہ ہے پس وصیت معیار ہے ایمان کے کامل ہونے کا۔"

تمام صدر صاحبان جماعت / امراء کرام و صدر صاحبان مجالس موصیان سے التماس ہے کہ اپنی جماعتوں میں احباب جماعت کو تحریک کریں کہ وہ اپنی آمد و جائیداد کی نمایاں قربانی پیش کرتے ہوئے اس بابرکت نظام وصیت میں شامل ہوں۔

(صدر مجلس کارپرداز)

ضروری اعلان

میرے نانا جان مکرم دیدار بخش صاحب مرحوم آف چار کوٹ (مقبوضہ کشمیر) اور میرے والد محترم میاں محمد الدین صاحب مرحوم آف ریتال راجوری (مقبوضہ کشمیر) سے پاکستان میں کسی دوست یا برادری میں سے کسی صاحب نے کوئی قرضہ وغیرہ لینا ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کر کے اپنا قرضہ حاصل کر لیں۔

۱۔ ایم۔ ایس اختر۔ مکان ۱۲/۲ دار النصر غربی ربوہ۔

۲۔ محمد زمان، عبد الغنی۔ شیر محمد بمقام میرا بھرکا۔ معرفت ماسٹر عبد الرزاق صاحب میونسپل پرائمری سکول ۱ میرپور۔ آزاد کشمیر۔

نمایاں کامیابی اور درخواست دعا

میرے لڑکے ایم منور اقبال جاوید مجوکہ نے امسال میٹرک کے امتحان میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور احباب جماعت کی دعاؤں سے ۶۹۰ نمبر لے کر گورنمنٹ ہائی سکول بھلوال میں نمایاں پوزیشن حاصل کی ہے۔ الحمد للہ۔ نیز عزیز نے ایک مضمون میں سرگودہا بورڈ میں اول پوزیشن بھی حاصل کی ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ خداوند قدوس عزیز کی اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے، صحت عطا فرمائے اور خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ایم عمر حیات مجوکہ صدر و سیکرٹری مال جماعت احمدیہ
احمد آباد جنوبی (خوشاب) ضلع سرگودھا۔

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
پاک ٹمبر
۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ
لاہور
فون نمبر ۶۲۶۱۸ ، گھر فون ۵۲۵۰۰
کو ہمیشہ یاد رکھیں

درخواست دعا

ڈیرہ اسماعیل خان کے ہمارے ایک مخلص دوست اپنے محکمہ کی طرف سے کچھ مشکلات میں ہیں۔ قارئین کرام سے ان کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ضرورت
مندرجہ ذیل کاموں کیلئے محنتی۔ دیانتدار اور سنجیدہ طبیعت رکھنے والے اصحاب کی ضرورت ہے:۔
۱۔ ڈسپنسر۔ جن کو انگریزی ادویات بنانے کا تجربہ ہو۔
۲۔ سیلزمین۔ جن کو انگریزی ادویات کی دکان پر کام کرنے کا تجربہ ہو۔
۳۔ ایسے ناتجربہ کار نوعمر لڑکے جو کہ کام سیکھنے کا شوق رکھتے ہوں۔
ضرورتمند اصحاب فوری طور پر ذاتی طور پر مل کر رابطہ قائم کریں۔
شفا میڈیکو۔ ۶۹ نسبت روڈ
چوک میو ہسپتال۔ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے — باعتماد ادارہ
ندیم کنسٹرکٹر اینڈ پراپرٹی ڈیلرز
فون ۵۲۱ فون گھر ۴۳۱
ریلوے روڈ بالمقابل ریلوے اسٹیشن
رحمت بازار ربوہ کو یاد رکھیں